



لَجَنَةُ الْعُلَمَاءِ لِلْإِفْتَاءِ

تاریخ: [۰۴/۰۶/۲۰۲۱]

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

فتویٰ نمبر: [۵۰]

سوال

میری شادی ایک شخص سے ہوئی، جو کہ یو کے کارہنے والا ہے، شادی کے تقریباً ۱۵ دن بعد ہی ہمارے درمیان ایشوز چلنا شروع ہو گئے، نویں مہینے میں اس نے مجھے واٹس ایپ کے ذریعے ایک طلاق بھجوائی، پھر گیارہویں مہینے میں دو طلاقیں اکٹھی بھجوا دیں۔

اور یہ تینوں طلاقوں کے پیپرز کی اس نے مجھے تصاویر واٹس ایپ کی ہیں، فزیکلی کوئی چیز مجھے موصول نہیں ہوئی... اب اس نے میرا نمبر وغیرہ بھی بلاک کر دیا ہے، میرا اس سے کوئی رابطہ نہیں... آپ سے سوال یہ ہے کہ کیا یہ طلاق ہو گئی ہے؟ اور کیا رجوع کا کوئی امکان ہے کہ نہیں؟

جواب

الحمد لله والصلاة والسلام على من لا نبي بعده، أما بعد!

■ مسئلہ طلاق بڑی نزاکت کا حامل ہے لیکن ہم لوگ اس سلسلہ میں بہت لاپرواہ واقع ہوتے ہیں، ناچاکی کی بنیاد پر ایک سے زائد اکٹھی طلاقیں دے دینا ہماری عادت بن چکی ہے حالانکہ طلاق دینے کا یہ طریقہ رسول اللہ ﷺ کو انتہائی ناپسند تھا، آپ ﷺ نے اس انداز سے طلاق دینے کو اللہ کی کتاب کے ساتھ کھیل اور مذاق قرار دیا ہے (سنن نسائی، الطلاق: ۳۴۳۰)

البتہ کتاب و سنت کی رو سے ایک مجلس میں دی ہوئی بیک وقت طلاقیں دینے سے ایک رجعی طلاق ہوتی ہے بشرطیکہ طلاق دینے کا پہلا یا دوسرا موقع ہو۔ دلائل حسب ذیل ہیں:

۱۔ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے عہد نبوت، سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ کے زمانہ خلافت اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے ابتدائی دو سالہ دور حکومت میں تین طلاقیں، ایک طلاق کا حکم رکھتی تھیں، لیکن کثرت طلاق کی وجہ سے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ لوگوں نے اس معاملہ میں



لَجْنَةُ الْعُلَمَاءِ لِلْإِفْتَاءِ

جلدی کی جس میں ان کے لیے نرمی اور آسانی تھی، اگر میں اسے نافذ کر دوں تو بہتر ہے۔ اس کے بعد انہوں نے اسے نافذ کر دیا (صحیح مسلم، الطلاق، ۱۴۷۲) تاہم سیدنا عمر رضی اللہ کا یہ اقدام تعزیری و انتظامی نوعیت کا تھا، جیسا کہ اس بات کو کئی ایک حنفی اکابرین نے بھی تسلیم کیا ہے۔ (ملاحظہ ہو: جامع الرموز کتاب الطلاق اور حاشیہ طحاوی علی الدر المختار)

۲۔ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں سیدنا رکانہ رضی اللہ عنہ نے اپنی بیوی کو ایک ہی مجلس میں تین طلاقیں دے دیں۔ لیکن اس کے بعد بہت افسردہ ہوئے رسول اللہ ﷺ نے ان سے پوچھا کہ تم نے اسے طلاق کس طرح دی تھی؟ عرض کیا: تین مرتبہ۔ آپ ﷺ نے دوبارہ پوچھا: ایک ہی مجلس میں تین طلاقیں دی تھیں؟ عرض کیا: ہاں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: پھر یہ ایک ہی طلاق ہوئی ہے اگر تم چاہو تو رجوع کر سکتے ہو۔،، راوی حدیث سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ کے بیان کے مطابق انہوں نے رجوع کر کے اپنا گھر آباد کر لیا تھا۔ (مسند احمد: ص ۱۲۳/۴، ت: احمد شاکر)

اس حدیث کے متعلق حافظ ابن حجر رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

هذا الحديث نص في المسئلة لا يقبل التأويل. (فتح الباری: ۹/۳۶۲)

یہ حدیث مسئلہ طلاق ثلاثہ کے متعلق ایک فیصلہ کن دلیل کی حیثیت رکھتی ہے جس کی کوئی تاویل نہیں کی جاسکتی۔

بعض علمائے احناف نے بھی دلائل کے پیش نظر ان احادیث کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔ ان علما میں مولانا پیر کرم شاہ، مولانا عبدالحمید قاسمی، مولانا حسین علی واں بھچراں، مولانا احمد الرحمن اسلام آباد اور پروفیسر محمد اکرم ورک سرفہرست ہیں۔ ان کے فتاویٰ کی تفصیل (ایک مجلس میں تین طلاق) نامی کتاب میں دیکھی جاسکتی ہے۔ بہر حال ان حقائق کی روشنی میں ایک باغیرت مسلمان کے لیے گنجائش ہے کہ اگر اس نے ایک ہی مجلس میں تین طلاقیں دی ہیں تو دورانِ عدت بلا تجدید نکاح رجوع کر سکتا ہے، اور اگر عدت گزر چکی ہے تو



لَجَنَةُ الْعُلَمَاءِ لِلْإِفْتَاءِ

بھی تجدید نکاح سے اپنا گھر آباد کر سکتا ہے۔ قرآن و حدیث کا یہی فیصلہ ہے اس کے علاوہ ہمارے ہاں رائج الوقت عائلی قوانین اور دیگر اسلامی ممالک میں بھی یہی فتویٰ دیا جاتا ہے۔

■ صورتِ مسئلہ میں دو طلاقیں واقع ہو گئی ہیں، گیارہویں مہینے میں جو دو اکٹھی دی گئی ہیں، وہ مذکورہ بالا دلائل کی رو سے ایک ہی شمار ہوگی، اور جو اس سے پہلے نویں مہینے میں دی گئی ایک وہ ہوگی۔ آخری دفعہ دی گئی طلاق کو اب تقریباً چھ سات ماہ کا عرصہ گزرنے والا ہے، لہذا عدت ختم ہونے کے باعث اب رجوع تو ممکن نہیں، چونکہ عدت ختم ہونے سے نکاح ختم ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

وَإِذَا طَلَقْتُمُ النِّسَاءَ فَلَا تَعْضُلُوهُنَّ أَنْ يَنْكِحْنَ أَزْوَاجَهُنَّ إِذَا تَرَاضَوْا بَيْنَهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ (سورة البقرة: ۲۳۲)

”جب تم نے اپنی عورتوں کو طلاق دے دی، پھر وہ اپنی عدت پوری کر چکیں، تو انہیں اپنے خاوندوں سے نکاح کرنے سے نہ روکو۔“

البتہ بذریعہ نکاحِ جدید دونوں رشتہ ازدواج میں منسلک ہو سکتے ہیں۔ بشرطیکہ بیوی نکاحِ جدید کے لیے راضی ہو۔ کیونکہ جیسے ولی کی اجازت شرط ہے اسی طرح بیوی کی رضامندی بھی شرط ہے۔ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: «الْأَيُّمُ أَحَقُّ بِنَفْسِهَا مِنْ وَلِيِّهَا، وَالْبِكْرُ تُسْتَأْذَنُ فِي نَفْسِهَا، وَإِذْهَا صِمًا تَهَا؟ قَالَ: نَعَمْ» (سنن ابی داؤد: ۲۰۹۸)

”بیوہ اپنے ولی کی بہ نسبت، اپنے بارے میں زیادہ حق دار ہے اور کنواری سے بھی اس کے اپنے بارے میں مشورہ کیا جائے گا، اس کی خاموشی ہی اس کی اجازت شمار ہوگی۔“

اس کے علاوہ حق مہر بھی نیا ہوگا، کیونکہ پہلا حق مہر نکاح کے ختم ہونے سے ختم ہو جاتا ہے۔ یہ بھی ضروری ہے کہ نکاح بند کمرے میں نہ ہو، بلکہ گواہوں کی موجودگی لازمی ہے۔



- سوال میں مذکور ہے کہ طلاق پیپر زکی ہارڈ کاپی بھیجنے کی بجائے، واٹس ایپ پر ان کی تصاویر بھیجی گئی ہیں، تو اگرچہ قانونی طور پر اس میں کوئی پیچیدگی ہو سکتی ہے، البتہ شرعی اعتبار سے ایسی طلاق ہو جاتی ہے۔
- جیسا کہ سوال میں مذکور ہے کہ مرد ایک عرصے سے رابطے میں نہیں ہے، اور عدت بھی ختم ہو چکی ہے، تو عورت کہیں اور نکاح کر کے اپنا گھر بسا سکتی ہے۔ اللہ تعالیٰ سب کو آزمائشوں اور مصیبتوں سے محفوظ رکھے۔

مفتیان کرام

فضیلۃ الشیخ ابو محمد عبدالستار حماد حفظہ اللہ (رئیس اللجنۃ) فضیلۃ الشیخ عبدالحکیم بلال حفظہ اللہ



فضیلۃ الدکتور عبدالرحمن یوسف مدنی حفظہ اللہ

فضیلۃ الشیخ جاوید اقبال سیالکوٹی حفظہ اللہ



فضیلۃ الشیخ ابو عدنان محمد منیر قمر حفظہ اللہ

فضیلۃ الشیخ سعید مجتبیٰ سعیدی حفظہ اللہ

فضیلۃ الدکتور حافظ محمد اسحاق زاہد حفظہ اللہ